



# خطبہ جمعہ

بعنوان

## نیکی پر ثابت قدمی کے اسباب

سلسلہ منبر الحکمة

199

بتاریخ: 29 مئی 2020

بمطابق: 6 شوال 1441ھ

بہ اہتمام

**الحکمة انٹرنیشنل**

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ \* أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ \*﴾ [الأحقاف: 13، 14]

”جن لوگوں نے کہا ’ہمارا رب اللہ ہے‘ پھر استقامت اختیار کی، ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔ یہی لوگ جنتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ ان کے اعمال کی جزا ہوگی۔“

ماہ رمضان میں عبادت کا ایک خاص ماحول میسر ہوتا ہے اور اس ماحول کے اثر سے بندے کا نفس ہی اس کو نیک کاموں کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ اس ماہ مبارک میں عام مسلمان میں بھی نیکی کا جذبہ جوان ہو چکا ہوتا ہے، اعمال اطاعت کے لیے حوصلے بلند ہوتے ہیں، اپنے گناہوں کی معافی کے لیے رب کے حضور میں دعائیں التجائیں کی جا رہی ہوتی ہیں، اشکبار آنکھوں سے رب کو منانے کی کوشش کی جاتی ہے، وعظ و نصیحت کی مجالس لگتی ہیں اور ہمہ وقت ذکر و تلاوت سے ماحول معطر رہتا ہے۔ یہ مبارک مہینہ آیا اور چلا گیا۔ گو کہ اس کی رحمتیں اور برکتیں الگ ہی سرور و لطف کی حامل ہیں لیکن اس مہینے میں جو ہماری کیفیت تھی اسے باقی رکھنا ضروری ہے؛ کیونکہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کرنا؛ پہلی نیکی کے قبول ہونے کی دلیل ہوتی ہے، جبکہ نیکی کے بعد گناہ بسا اوقات سابقہ نیکی ختم بھی کر سکتا ہے۔ نیز نیکی پر استقامت بذات خود اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب اعمال میں سے ایک ہے۔

لہذا ماہ رمضان میں ہمیں جو نیکی کا ماحول میسر تھا اب ہمیں اسی کو جاری رکھنے اور اس پر استقامت دکھانے کی بہت ضرورت ہے۔

آج کے خطبے میں یہ بیان کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کو اپنانے سے ہم نیکی اور اطاعت کے ان تمام کاموں پر ثابت قدم رہ سکتے ہیں جنہیں ہم نے ماہ رمضان میں اپنا معمول بنائے رکھا تھا۔ ملاحظہ کیجیے:

### نیکی پر قائم رہنے کی کوشش:

اطاعت اور نیکی پر قائم رہنے کا سب سے بنیادی سبب یہ ہے کہ بندہ خود بھی ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے، یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ خود ہی نیکی سے دُور ہونے لگ جائے۔ جب ایک بندہ قصداً نیکی کے کاموں سے غفلت برتنے لگے گا تو وہ دیگر جتنے بھی اسباب استقامت اختیار کر لے وہ فائدہ مند نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اسباب تب ہی مفید اور موثر ثابت ہوں گے جب آپ کے اندر بھی نیکی کا جذبہ اور اطاعت کی خُو بیدار رہے گی، نیز آپ اس کے لیے کوشاں بھی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ

الْمُحْسِنِينَ﴾ [العنكبوت: 69]

”جو لوگ ہماری خاطر کوششیں کریں گے یقیناً ہم انہیں اپنی راہ کی ہدایت بخشیں گے، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

یعنی جن کے دلوں میں نیکی کا سچا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور وہ اس کے لیے کوشش بھی کرتے رہتے ہیں، ان کی اللہ تعالیٰ خصوصی راہنمائی فرماتا ہے اور ان کے لیے اپنی طرف آنے والے تمام راستے ہموار کر دیتا ہے، تاکہ وہ منزل مقصود کو پاسکیں۔

### ثابت قدمی کے لیے دُعا:

اگر بندہ نیکی پر عمل پیرا رہنے کا سچا ارادہ رکھتا ہو لیکن بشری کمزوری، غفلت اور کوتاہی

کی وجہ سے دوام نہ رہ پاتا ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ وہ استقامت کی دولت سے بہرہ مند فرمادے۔ نیک راہ پر ثابت قدم رہنے کے لیے دعا کرنے کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمیں ہر نماز میں اس کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی لیے ہر مسلمان اپنی ہر نماز کی ہر رکعت میں لازمی طور پر کہتا ہے:

﴿أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾

”(اے اللہ!) ہمیں سیدھے راستے کی راہنمائی فرما۔“

اسی طرح سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونا چاندی جمع کر رہے ہیں تو تم ان کلمات کو ذخیرہ کر لینا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ  
وَأَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ.

”اے اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور رُشد و ہدایت پر چمکتی کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے تیری رحمت کا موجب اور تیری مغفرت کا یقینی سبب بننے والے اعمال کا سوال کرتا ہوں۔“

[صحیح] سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: 3228

ذخیرہ کرنے سے مراد ہے کہ ان کا کثرت سے ورد کیا کرنا، تاکہ تم شیطانی حملوں، گناہوں کی آفات، فتنوں میں مبتلا ہونے اور نیکی کے کاموں سے محروم ہونے سے محفوظ رہ سکو اور رُشد و ہدایت پر ثابت قدم رہو۔

ایک کے بعد دوسری نیکی:

نیک کاموں سے وابستہ رہنے کا ایک سبب یہ ہے کہ نیکیوں کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا جائے، خواہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہی ہوں۔ اگر آپ نے ایک نیک کام کیا ہے، اس پر آپ کو

قلبی راحت، سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے تو لازم ہے کہ آپ اس کے بعد بھی کچھ نہ کچھ نیکی کے کام کرتے رہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ نیک کام کسی ایک نوعیت ہی کے ہوں بلکہ مختلف اور متنوع بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کو نماز پڑھنے سے روحانی سکون حاصل ہوا تو آپ روزانہ کے دو نفل مزید پڑھنا شروع کر دیں، پھر جب دل مزید راغب ہو جائے تو اشراق کا اہتمام شروع کر دیں، پھر تلاوت قرآن، مسنون اذکار، دعا، استغفار، درود و سلام جیسے وظائف کو تدریجاً اپنے معمولات کا حصہ بنا لیں، پھر جب دل محبت الہی سے معمور ہو جائے تو تہجد کے وقت رب سے ملاقات شروع کر دیں..... اسی طرح لوگوں کی خدمت، تعاون، مدد، حسن اخلاق اور آداب معاشرت سے متعلقہ امور کو لے لیجیے، کہ آپ لوگوں کے ساتھ حسب استطاعت تعاون کر دیا کریں۔ اگر مالی تعاون کی استطاعت نہیں ہے تو انہیں کوئی کام سکھا دیں، کوئی علمی راہنمائی کر دیں، عملی طور پر ان کا کوئی بوجھ ہلکا کر دیں۔ ہر آدمی کو؛ خواہ آپ اسے جانتے ہوں یا نہیں، سلام کہیں۔ مصافحے کے ساتھ محبت کو جلا بخشیں۔ خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور مسکرا کر ملیں۔ یہ بھی صدقہ ہے۔ غصے سے اجتناب کریں، معاف کرنا سیکھیں، محبتیں پھیلائیں اور نفرتیں مٹائیں..... یہ سب ایسی نیکیاں ہیں جن پر ہمارا مال بھی خرچ نہیں ہوتا اور وقت بھی صرف نہیں ہوتا۔ بس اہتمام کی ضرورت ہے۔ اس سے نیکی اور اچھے کاموں کی عادت پڑ جاتی ہے اور بندہ نیک اعمال سے منسلک رہتا ہے۔

آپ کسی مختصر سی نیکی کو بھی چھوٹا مت سمجھیں۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ  
بِوَجْهِ طَلْقٍ))

”نیکی کے کسی کام کو بھی کمتر بالکل نہ سمجھو، خواہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تم اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے سے ملو۔“

صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب طلاقہ الوجه عند اللقاء، ح: 2626

اگر آپ بظاہر چھوٹی سینیکی پر تسلسل پر اور دوام کے ساتھ عمل پیرا ہو جائیں گے تو گویا آپ نے اللہ تعالیٰ کو ایک انتہائی محبوب عمل اپنا لیا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ))

”اللہ کے ہاں سب سے محبوب عمل وہ ہے جس پر بیشکی اپنائی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔“

صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ح: 6464۔  
صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين واقصرها، باب فضيلة العمل الدائم، ح: 782

### گناہ کے بعد نیکی کا عمل:

کوئی بھی انسان خواہ گناہ کا کام قصداً ہی کرے، وہ یہ نہیں چاہے گا کہ مجھے اس کی سزا ملے، بلکہ گناہ کرنے کے بعد اس کی یہی خواہش ہوگی کہ مجھے اس گناہ کی معافی مل جائے۔ اسی سے ہم نیکی کو اپنانے کی ایک صورت یہ نکال سکتے ہیں کہ بندہ گناہ کی معافی کی امید میں اس عمل کی پابندی کرنے لگ جائے کہ جب بھی اس سے سہو آیا اراداً گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اس کے فوراً بعد نیکی کر لیا کرے۔ اس عمل کے دو فائدے ہوں گے:

1..... وہ گناہ معاف ہو جائے گا۔

2..... نیکی کرنے کی عادت پڑ جائے گی، جو آہستہ آہستہ گناہوں کو ترک کر دینے کا

ذریعہ بن جائے گی۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

((اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا))

”تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے فوراً بعد نیکی کر لیا کرو، وہ اس گناہ کو

مٹا دے گی۔“

[حسن] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في معاشرۃ الناس، ح:

1987

### خدا فراموشی سے اجتناب:

جو بندہ اللہ کو فراموش نہیں کرتا اس پر ہدایت کے دروازے بند نہیں ہوتے، خواہ اس میں عملی طور پر کچھ کوتاہیاں بھی موجود ہوں۔ اللہ کو فراموش نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے دل میں اللہ کی نگرانی و نگہبانی کا احساس رہے، وہ اپنے دل میں اللہ کا ڈر موجود رکھے، اسے خلوت میں بھی یقین کامل ہو کہ اسے اللہ دیکھ رہا ہے، اسے اپنے رب کے عذاب کا خوف بھی رہے اور اس کی رحمت کی امید بھی۔ ایسے بندے میں بڑی خیر ہوتی ہے۔ وہ اگر وقتی طور پر اعمال خیر سے دور بھی ہو جائے تو پھر بھی اللہ کی حفاظت اور نصرت سے محروم نہیں رہتا بلکہ اپنے دل میں پائے جانے والے نیکی کے داعیے کی وجہ سے بہت جلد نیکی کا عامل بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اسے اپنی جانب متوجہ کر لیتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نبی کریم ﷺ نے یہ نصیحت فرمائی کہ:

((أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ ، أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ))

”تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو؛ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ تعالیٰ کو یاد

رکھو؛ تم اسے اپنی سمت میں پاؤ گے۔“

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الزهد، ح: 2516

### نیک لوگوں کی صحبت:

نیک اور اطاعت کے اعمال پر ثابت قدم رہنے کا ایک سبب یہ ہے کہ برے لوگوں کی صحبت ترک کر کے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ یہ فطری امر ہے کہ آپ کی جیسی بیٹھک ہوگی ویسی صحبت ہوگی اور آپ پر آپ کے دوست و احباب کا واضح اثر نظر آئے گا۔

جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدَكُمْ مَنْ يُخَالِلُ))

”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہی ہوتا ہے، سو تم میں سے (ہر) شخص کو یہ

دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بناتا ہے۔“

[حسن] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، ح: 4833 - سنن الترمذی، أبواب الزهد، ح: 2378

فارسی کا مقولہ ہے: ”صحبت صالح ترا صالح کند، صحبت طالح ترا طالح کند“، یعنی نیک صحبت آپ کو نیک اور بری صحبت آپ کو برا بنا دے گی۔ صحبت اور مجلس سے انسان اپنے ساتھی کی عادات اور رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے، پھر دھیرے دھیرے اس کی محبت بھی دل میں گھر کر جاتی ہے اور معاملہ دین و عقیدے تک جا پہنچتا ہے، اس لیے صاحب ایمان کے علاوہ فاسق و فاجر کی صحبت سے گریز کرنا چاہیے اور دوستی ہمیشہ صاحب ایمان سے رکھنی چاہیے، وہ آپ کو نیکی کی ترغیب بھی دیتا رہے گا اور آپ کی اصلاح و تربیت بھی کرتا رہے گا۔

### اعمالِ رمضانہ کا سال بھرا ہتمام:

روزہ، قیام اللیل، تلاوت قرآن اور صدقہ و خیرات ..... یہ چار ایسے اعمال ہیں جو رمضان المبارک کی خصوصی عبادات کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی عمل ایسا نہیں



ہے کہ جو بندے سے ایسی محنت اور مشقت کا متقاضی ہو کہ جس سے اس عمل کا بجالانا بہ آسانہ ممکن نہ ہو پائے، بلکہ ان چاروں میں سے ہر ایک عمل پر ذرا سی توجہ اور اہتمام سے بہت ہی آسانی کے ساتھ عمل پیرا ہوا جاسکتا ہے۔

### روزہ:

روزہ اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب عبادت ہے۔ ماہ رمضان کے بے حساب اجر و ثواب والے روزوں کا تو معاملہ ہی الگ ہے لیکن نقلی روزوں کا اجر بھی کچھ کم نہیں ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس حدیث مبارکہ سے لگائیے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ  
سَبْعِينَ خَرِيفًا))

”جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دُور فرما دے گا۔“

صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسير، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ، ح: 2840 - صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطيقه، ح: 1153

ایک روزے کا اس قدر اجر و ثواب ہے، تو زیادہ رکھنے کا اجر کتنا ہوگا؟! اسی طرح رمضان المبارک کے روزوں کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے رکھنے سے پورے سال کے روزوں کا اجر کمایا جاسکتا ہے۔ (صحیح الجامع: 3094) یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے گزشتہ اور آئندہ سال (یعنی دو سالوں) کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: 1162)

اور عاشوراء (دس محرم الحرام) کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: 1162)

نیز ہر مہینے میں تین روزے رکھنے سے پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (سنن النسائی: 2420)

ماہ رمضان کی بہترین اور خوب صورت عبادت روزہ پر گاہے گاہے عمل پیرا ہو کر ہم مذکورہ عظیم فضائل کو پانے کے ساتھ ساتھ نیکی پر ثابت قدم رہ سکتے ہیں اور یہ بہترین ذریعہ ہوگا کہ ہم پر ایک رمضان کا اثر دوسرے رمضان تک بھی باقی رہے۔

### قیام اللیل:

ہم ماہ رمضان میں دیکھتے ہیں کہ لوگ تراویح پڑھتے ہوئے جلد ہی تھک جاتے ہیں اور ہر دو رکعت بھی گنتی کرنے لگتے ہیں کہ اب کتنی رکعات باقی رہ گئی ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سارا سارا سال گزر جاتا ہے اور ہم ایک رات بھی یہ زحمت گوارا نہیں کرتے کہ چند منٹ کے لیے بستر کو چھوڑ کر اللہ کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ لمبی لمبی راتوں میں بھی ہم کچھ وقت قیام اللیل کے لیے نہیں نکالتے بلکہ ساری ساری رات خوابِ غفلت ہی میں گزار دیتے ہیں۔ قیام اللیل (تہجد) ایسی عبادت ہے جو صدق و خلوص سے بھرپور ہے، خدا کے مخلص بندوں کی محبوب عبادت ہے، اس کو مومن کا شرف قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کا یہ بہترین وقت ہوتا ہے، آپ اپنے دکھڑے دل کھول کر رب کو سنا سکتے ہیں، وہ اس کے بدولت آپ کو گناہوں سے پاک کرنے اور اپنا قرب بخشنے کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں سے بھی نجات عطا فرمادے گا اور روحانی امراض سے بھی۔ نیز آپ کا قلب و نفس اطاعت پر استقامت اختیار کرے گا اور نیکی کے کاموں کا دلدادہ ہو جائے گا۔

### تلاوت قرآن:

قرآن سراپا رحمت ہے، منبع ہدایت ہے، کتاب شفا ہے اور نیکیوں کا خزانہ ہے۔ آپ قرآن سے جی لگا لیں، پھر دیکھیں کہ آپ کے دُنیوی مسائل بھی کیسے حل ہوتے ہیں اور اُخروی زندگی بھی کیسے سنور جاتی ہے!

اس کتابِ مقدس کو بار بار پڑھنے سے بھی زیادہ لطف کسی کام میں آسکتا ہے جو رب کریم کا محبوب کلام ہے!؟

اس کتاب کو پڑھیں، سمجھیں، سیکھیں، اس پر عمل پیرا ہوں اور اس کو ضابطہ حیات بنا لیں۔ اس کے مفید تر ہونے کی اس سے بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے کہ عربی سے ناواقف شخص اس کو صرف پڑھ کر ہی بہت سے فوائد و ثمرات سمیٹ لیتا ہے، تو ذرا سوچیں! جو اس کا فہم حاصل کرتا ہے اس کا کیا مقام ہوگا؟ اور جو اس پر عمل پیرا ہوتا ہے وہ کس قدر انعامات و عنایاتِ خداوندی کا حق دار ٹھہرتا ہوگا؟

قیامِ اللیل اور تلاوتِ قرآن کا خوب صورت امتزاج یوں بنایا جاسکتا ہے کہ آپ قرآن کی چھوٹی چھوٹی سورتیں یا مشہور سورتیں، یا جتنا آپ آسانی کے ساتھ کر سکتے ہوں؛ حفظ کر لیں، اور پھر رات کا کچھ حصہ اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہو کر چند نوافل پڑھیں اور ان میں ان سورتوں کی قراءت کریں۔ یقیناً انہیں اس کی آپ الگ ہی چاشنی اور مٹھاس محسوس کریں گے اور یوں آپ اعمالِ رمضانہ میں سے دو خوب صورت عبادتوں کو ایک ساتھ ادا کرنے کی سعادت پالیں گے۔

### صدقہ و خیرات:

صدقہ و خیرات بھی ماہِ رمضان کی ایک بڑی پیاری عبادت ہے لیکن یہ عبادت سارا سال بھی کی جاسکتی ہے، بلکہ ضرور کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ رمضان گزرنے کے بعد نہ تو محتاجوں کی احتیاج اور غریبوں کی غربت ختم ہو جاتی ہے کہ آپ خیرات کو روک دیں اور نہ ہی

آپ اس کے اجر و ثواب سے مستغنی رہ سکتے ہیں کہ آپ اس کی ضرورت محسوس نہ کریں، بلکہ دونوں ہی کام نہایت ضروری ہیں۔ غرباء و مساکین کے ساتھ تعاون بھی اور صدقہ و خیرات کے اجر و ثواب کا حصول بھی۔

یہ اس قدر آسان عبادت ہے کہ آپ خلوص کے ساتھ صرف ایک روپیہ خرچ کر کے بھی بڑے سے بڑا اجر کما سکتے ہیں۔ اس میں خیرات کیے جانے والے مال کی مقدار کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ اس میں صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ اور صدق و خلوص دیکھا جاتا ہے۔ لہذا اگر آپ کے پاس مالی استطاعت نہیں ہے تو کوئی خرچ نہیں، آپ کسی کو پوری کھجور نہیں بلکہ کھجور کا ایک ٹکڑا کھلا کر بھی صدقے کے فضائل حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی کو پانی پلا کر، کسی پڑوسی کو سالن دے کر، کسی کو اضافی چیز عطیہ کر کے اور کسی کی کوئی ادنیٰ سی ضرورت پوری کر کے بھی آپ اللہ کے ہاں محبوب ٹھہر سکتے ہیں۔ لہذا اس عمل کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے، تاکہ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہ خوب صورت عبادت موقوف نہ ہو سکے بلکہ چلتی رہے اور آپ اس پیاری سی نیکی پر سارا سال عمل پیرا رہیں۔



خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	